سوال

عمرہ کر(505) کم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ب شخص کو عمرے سے فراغت کے بعد معلوم ہوا کہ اس کے احرام کے کپڑوں کو نجاست لگی ہوئی ہے، تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة الله وبركاته!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ب انسان کو عمرے کا طواف اور سعی کرنے کے بعد معلوم ہو کہ اس کے احرام کے کپڑے کو نجاست لگی ہوئی ہے تو اس کا طواف وسعی اور عمرہ صحیح ہے کیونکہ جب انسان کو یہ معلوم نہ ہو کہ اس کے کپڑے کو نجاست لگی ہوئی ہے یا معلوم تو ہو مگر وہ اسے دھونا بھول گیا ہو اور اس نے اسی کپڑے میں نماز پڑھ لی

لا تُؤَاخِذنا إِن نَسينا أَو أَخطَأنا... ٢٨٦ ... سورة البقرة

وردگارا! اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیے۔''

ت میں سے ایک عظیم قاعدہ ہے اور اس مسئلے سے متعلق ایک دلیل خاص بھی ہے اور وہ یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی اور آپ کا یہ طریقہ تھا کہ آپ اپنے جوتوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے، مگر اس دن آپ نے نماز کے دوران اپنے جوتوں کو اتار دیا۔ آ

کُم؟»

یا ہوا؟''

ں کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے دیکھا کہ آپ نے جوتے اتار دیے ہیں تو ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اِنَّ جِبرِيلَ عَلَيهِ السَّلَامُ اَتَانِي فَاَخبَرَنِي اَنَّ فِيهِمَا خبثا» (سنن ابي داود، الصلاة، باب الصلاة في النعال، ح: ٦٥٠)

ب جبریل میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میرے جوتوں کو نجاست لگی ہوئی ہے۔''

ر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو از سر نو نہیں پڑھایا تھا، حالانکہ آپ نے نماز کا ابتدائی حصہ انہی جوتوں کو پہنے ہوئے پڑھا تھا جن کو نجاست لگی ہوئی تھی۔ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ جو شخص بھول جانے یا عدم واقفیت کی وجہ سے ناپاک کپڑے میں نماز پڑھ لے، اس کی نماز صحیح ہے۔

وری مسئلے کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے اور وہ یہ کہ اگر انسان اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد نماز پڑھنی شروع کر دے اور وضو نہ کرے اور وہ یہ سمجھے کہ اس نے بکری کا گوشت کھایا ہے اور جب اسے یہ معلوم ہو کہ یہ گوشت بکری کا نہیں بلکہ اونٹ کا تھا تو کیا وہ اپنی نماز دوہرائے یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ۔

«مَنْ نَامَ عن صلاةٍ اَو نسيها فليُصَلِّيهَا اِذَا ذَكَرَهَا» (صحيح البخاري، المواقيت باب من نسى صلاة فليصل اذا ذكر، ح: ٥٩٧ وصحيح مسلم، المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة، ح: ٦٨٤ (٣١٥) واللفظ له)

ں کوئی کسی نماز کے وقت سو جائے یا اس کے ذہن سے نماز کا خیال جاتا رہے تو وہ اسے اسی وقت پڑھ لے جب اسے یاد آئے۔''

زمیں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دے اور باقی نماز بھول جائے، تو یاد آ جانے پر اسے نماز مکمل کرنا ہوگی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مامورات نسیان کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتی، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ جو شخص نماز بھول جائے تو وہ اسے اس وقت پڑھ لے جب اسے یاد آئے، نسیان کی

«اِرجِع فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَم تُصَلِّ» (صحيح البخاري، الاذان، باب وجوب القراءة، ح: ٧٥٧، و صحيح مسلم، الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، ح: ٣٩٧)

ماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔''

پ نے اسے تین بار لوٹایا۔ وہ نماز پڑھنے کے بعد جب بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا، آپ ﷺ اس سے یہی فرماتے:

«اِرجِع فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَم تُصَلِّ» (صحيح البخاري، الاذان، باب وجوب القراءة، ح: ٧٥٧، و صحيح مسلم، الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة، ح: ٣٩٧)

ماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی۔''

ے نماز سکھائی اور پھر اس نے صحیح نماز ادا کی۔ اس شخص نے جہالت کی وجہ سے نماز کے ایک واجب کو ترک کیا تھا کیونکہ اس شخص نے عرض کیا تھا: ''اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں اس سے زیادہ اچھے طریقے سے نماز نہیں پڑھ سکتا، لہٰذا آپ مجھے نماز سکھا دیجئے۔'' اگر جہا

ذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 439

محدث فتویٰ